حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

- **کتاب: الالوانیہ فی متن الشاطبیہ**

مؤلف: امام ابوالقاسم الشاطبی محقق: خالد محمود

صفحات: ۸۰ قیمت: درج نہیں ناشر: مکتبہ القراءۃ، 143-B ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

قرآن مجید مسلمانوں کے نزدیک سب سے محترم اور مکرم کتاب ہے اور اس سے کسی بھی قسم کی وابستگی ہر مسلمان اپنے لیے باعثِ نجات سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ علمائے اسلام کی قرآنی خدمات کی کثرت سے ایک ایسا آسمان بن چکی ہے کہ جس پر ستاروں کی جگہ بھی چاند جگمگا رہے ہوں۔ یہ کہنا تو ناکامیٔ ابلاغ ہے کہ مسلمانوں نے علوم قرآن کے موضوع پر بہت دادِ تحقیق و تالیف دی ہے، کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کا سارے کا سارا علمی سرمایہ اسی ایک کتابِ شریف کے اردگرد ہی گھومتا ہے۔ گویا ایک مسلمان عالم جب بھی کوئی علمی کام کرتا ہے تو ایسا نہیں ہوتا کہ اُس کے اس کارنامے کا قرآن اور علوم قرآنی سے کوئی بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق نہ ہو۔ علم قراءات و تجوید بھی انھی علوم میں سے ایک علم ہے۔ البتہ اس کی ایک اضافی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو تاریخِ اسلامی کے ہر دور میں ہمیشہ اکابر اہل علم اور رتبے کے اعتبار سے نہایت بلند و بالا شخصیات کا اعتراف و پذیرائی حاصل رہی ہے۔ آپ ابوالکلامی آہنگ اختیار کرنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں کے اس علمِ شریف نے اپنے شکوہ کا خراج ہمیشہ اساطین و اعلام کی جھو دو توجہات سے لیا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ علم قراءات و تجوید کا تعلق دیگر اسلامی علوم کی نسبت قرآن مجید سے بالکل بلاواسطہ اور براہِ راست الفاظ کے ساتھ ہے۔ ایک زمانہ تھا، ع.....کبھی کی بات ہے، فریاد! میرا وہ کبھی.....کہ مسلمانوں کو علمِ تجوید سے بے پناہ تعلق تھا۔ بلکہ یہ تعلق اور دلچسپی اس قدر بڑھ چکی تھی کہ بعض اوقات تو یہ اصول اور مقاصد میں بھی حارج ہونے لگتی تھی۔ جیسا کی حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے الفوز الکبیر میں کسی عارف کا قول نقل کیا ہے کہ جب سے مسلمانوں کو قواعد تجوید زبانی یاد ہونے لگے ہیں لوگوں سے تلاوت کا خشوع چھن گیا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب کو علم قراءات و تجوید میں مرکزی متن کی سی حیثیت حاصل ہے۔ مثال سے بات واضح ہوتی ہے......الشاطبیہ کو علم قراءات و تجوید میں وہی مقام اور مرتبہ حاصل ہے جو حافظ ابنِ حجر کی شرح نخبہ کو اصول حدیث میں، ابن مالک کے الفیہ یا ابن حاجب کی کافیہ کو علم نحو میں اور امام قدوری کی الکتاب کو فقہ حنفی میں حاصل ہے۔ علم قراءات و تجوید کے اساتذہ جب کبھی اتصالِ سند کا اہتمام کرتے ہیں تو اسی کتاب کی سند کو بیان فرماتے ہیں۔ عظیم مؤرخ و محقق علامہ جزری علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ اسلامی شہروں میں سے کوئی شہر بلکہ کسی طالبِ علم کا گھر اس کتاب سے خالی نہیں ہے۔